

زری پالیسی بیان
22 جولائی 2017ء

مالی سال 18ء کے آغاز میں پاکستانی معیشت کے تین پہلو نمایاں ہیں۔ اول، اوسط عمومی مہنگائی، گو کہ مالی سال 17ء سے زیادہ ہے تاہم گذشتہ اندازے سے کم رہنے کی توقع ہے اور یہ 6.0 فیصد ہدف سے نیچے رہے گی۔ اس کی بڑی وجہ رسد کے سازگار حالات ہیں۔ دوم، ملکی طلب کو مزید بڑھے گی جیسا کہ حقیقی شعبے میں موجودہ نمو، نجی شعبے کو قرضے اور درآمدات سے ظاہر ہے۔ سوم، بیرونی محاذ پر برآمدات اور کارکنوں کی ترسیلات زر دونوں کی ناقص کارکردگی نے جاری کھاتے کے خسارے کو سخت متاثر کیا ہے جو مالی سال 17ء میں 12.1 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ تاہم فی الحال مالی سال 18ء میں مجموعی توازن ادائیگی قابو میں رہنے کی امید ہے۔ اس تجزیے کا انحصار مالی کھاتے میں مسلسل متوقع رقوم کی آمد اور عالمی نمو میں بہتری پر ہے۔ پہلے دو پہلو ظاہر کرتے ہیں کہ معیشت توسیعی مرحلے میں ہے جبکہ تیسرا پہلو توازن ادائیگی کے حوالے سے قلیل مدت چینلجز کو اجاگر کرتا ہے۔

صارف اشاریہ قیمت کے رجحانات پر مزید غور سے ظاہر ہوتا ہے کہ جون 2017ء میں عمومی مہنگائی (سال بسال لحاظ سے) کم ہو کر 3.9 فیصد ہو گئی ہے جبکہ تیزی مہنگائی اپریل 2017ء سے 5.5 فیصد پر رکی ہوئی ہے۔ موخر الذکر سے بڑھتی ہوئی طلب کی نشاندہی ہوتی ہے۔ تاہم چھ ماہ بعد مہنگائی کی توقعات میں کمی قدر کی، جس کا اظہار جولائی 2017ء کے آئی بی اے ایس بی پی اہتمام صارف سروے سے ہوتا ہے، یہ ظاہر کرتی ہے کہ یہ توقعات معقول طور پر قابو میں ہیں۔ چنانچہ اسٹیٹ بینک نے مالی سال 18ء کے لیے اوسط مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کی پیش گوئی 4.5 سے 5.5 فیصد کی حدود میں رکھی ہے۔ اس پیش گوئی کی وضاحت تیل کی عالمی قیمتوں میں توقع سے کم اضافے، جون 2017ء میں مہنگائی بلحاظ صارف اشاریہ قیمت کے حالیہ رویے، مستحکم انتظامی قیمتوں اور مہنگائی کی کم توقعات سے ہوتی ہے۔

حقیقی شعبے کا جائزہ لیا جائے تو بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی مجموعی (سال بسال) نمو کے مئی 2017ء تک کے اعداد و شمار ایک مستحکم اور مثبت رفتار کی عکاسی کرتے ہیں جس میں غذا (خصوصاً شکر)، فولاد، سینٹ، گاڑیوں، برقی مصنوعات اور دو اسازی کے شعبے آگے آگے نظر آتے ہیں۔ درحقیقت جولائی تا مئی کے دوران بڑے پیمانے کی اشیا سازی کی نمو 5.7 فیصد ہے جو گذشتہ سال اسی مدت کے دوران 3.4 فیصد رہی تھی۔ اس کے علاوہ زرعی شعبے کی پیداوار بھی مالی سال 16ء سے کہیں بہتر رہی ہے اور اس نے مالی سال 17ء میں اپنا ہدف 3.5 فیصد پورا کر لیا ہے۔ اس کارکردگی کی وضاحت پیداواری عوامل کی بہتر رسد، جس نے تمام اہم فصلوں کی پیداوار پر مثبت اثر ڈالا، اور گتے کی زیر کاشت اراضی میں اضافے سے ہوتی ہے۔ مالی سال 17ء میں خدمات کے شعبے کی نمو 6.0 فیصد ہوئی جو مالی سال 16ء میں 5.5 فیصد رہی تھی۔ امید ہے کہ یہ مثبت تبدیلیاں مالی سال 18ء میں مزید مستحکم ہوں گی۔

جہاں تک بازار زر کا تعلق ہے، بازار کی سیالیت نجی شعبے سے قرضے کی مضبوط طلب کو پورا کرنے کے لیے کافی تھی۔ درحقیقت مالی سرگرمیوں کے بڑھنے، بینک ڈپازٹس میں خاصے اضافے اور کم شرح سود کے نتیجے میں نجی شعبے کو قرضوں کا بہاؤ مالی سال 17ء میں ایک دہائی کی بلند ترین سطح 1748 ارب روپے تک جا پہنچا جبکہ مالی سال 16ء میں یہ 446 ارب روپے تھا۔ یہ امر حوصلہ افزا ہے کہ مالی سال 17ء کے دوران معینہ سرمایہ کاری اور جاری سرمائے کے قرضوں میں بالترتیب 258.5 ارب روپے اور 360.5 ارب روپے

زری پالیسی کمیٹی بینک دولت پاکستان



اضافہ ہوا جبکہ گذشتہ سال ان میں بالترتیب 171.7 ارب روپے اور 219.3 ارب روپے اضافہ ہوا تھا۔ صارفین ماکاری کی طلب بھی، خاص طور پر کار اور ذاتی قرضوں کے لیے، مالی سال 17ء کے دوران بڑھ گئی۔ حقیقی شعبے میں ہونے والی پیش رفت کو دیکھتے ہوئے یہ رجحانات مالی سال 18ء میں بھی جاری رہنے کی توقع ہے۔

بیرونی محاذ پر مالی سال 17ء کے دوران جاری حسابات کا خسارہ 12.1 ارب ڈالر تک پہنچ گیا۔ مالی سال 17ء میں ایک جانب برآمدات اور کارکنان کی ترسیلات زری میں کمی ہوئی تو دوسری طرف درآمدات میں 17.7 فیصد کا اضافہ ہوا۔ اس کی بنیادی وجہ سی بی بی اور نان سی بی بی دونوں کے توانائی اور انفراسٹرکچر کے منصوبوں کے لیے مشینری کی درآمدات ہیں، جبکہ شعبہ ٹیکسٹائل کے لیے موجودہ برآمدی بیکنج کے تحت پلانٹس کی استعداد میں اضافے کے خاطر کی جانے والی درآمدات نے بھی دباؤ میں اضافہ کیا۔ تاہم پچھلے چار ماہ کی کارکردگی کے پیش نظر برآمدات میں کمی بظاہر اپنی پست ترین سطح تک پہنچ گئی ہے۔

جاری حسابات کے خسارے پر زرمبادلہ کے ذخائر اور مالی کھاتے میں فاضل رقم کے ذریعے قابو پایا گیا، جو مالی سال 17ء میں 9.6 ارب ڈالر ہو گئی جبکہ گذشتہ برس کے اسی عرصے کے دوران 6.8 ارب ڈالر تھی۔ اس رقم میں سرکاری رقوم کی آمد میں اضافے کے علاوہ سی بی بی کے منصوبوں کے لیے نجی شعبے کی قرض گیری میں اضافے کا اثر بھی شامل ہے۔ ان حالات کی بنا پر زرمبادلہ کے ذخائر مالی سال 17ء کے اختتام پر کم ہو کر 16.1 ارب ڈالر ہو گئے جبکہ مالی سال 16ء میں 18.1 ارب ڈالر تھے۔

آگے چل کر عالمی پیش گوئیاں مثبت منظر نامہ پیش کر رہی ہیں اور نمو اور بین الاقوامی طلب دونوں مالی سال 18ء میں بڑھتی دکھائی دے رہی ہیں۔ اس تجزیے اور اس کے ہمراہ مثبت ملکی پالیسی اقدامات کی وجہ سے توقع ہے کہ پاکستانی برآمدات کو فائدہ ہو گا۔ دوسری جانب سی بی بی سے متعلق سرگرمیوں کے تسلسل اور بہتر ہوتی ہوئی معاشی نمو کے باعث درآمدات میں بھی اضافے کی توقع ہے گو کہ یہ اضافہ سست رفتاری سے ہو گا۔ اگرچہ یہ امر غیر یقینی ہے کہ ترسیلات زری میں بہت جلد مثبت اضافہ ہو گا تاہم بیرونی کھاتے کے استحکام اور وسیع پیمانے پر زرمبادلہ کے ذخائر کا جمع ہونا مالی سال 18ء میں میزانی دو فریقی اور مالی رقوم کی بروقت آمد پر بھی منحصر ہے۔

تفصیلی سوچ بچار کے بعد اور نمو کی مسلسل رفتار کے مضبوط امکان، محدود مہنگائی اور بیرونی محاذ کے چیلنجز کو مد نظر رکھتے ہوئے اسٹیٹ بینک کی زری پالیسی کمیٹی نے پالیسی ریٹ کو 5.75 فیصد پر برقرار رکھنے کا فیصلہ کیا ہے۔

**